ابوبنتین محمد فراز عطاری مدنی عفی عنہ
+92-321-2094919

مقدمہ

کسی چیز کے زیادہ نام ہونا اس چیز کے عظیم ہونے کی علامت ہے،جیسا کہ عربی میں ایک لفظ کے بسا اوقات ہزار معانی بھی لغت میں مل جاتے ہیں اور اہل عرب عموما انھیں چیزوں کے زیادہ نام رکھتے تھے جو ان کے نزدیک باعظمت ہوتی تھی۔

وہ ذات جس پر ساری عظمتیں قربان بلکہ ہر عظمت والے کو عظمت جس بارگاہ سے ملتی ہے اس عظمت والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے اتنے کثیر اور پیارے نام عطا فرمائے جن کی تعداد اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی جانتے ہیں۔

حافظ ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف ابن عربی مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سارے نام عطا فرمائے جس چیز کی قدر و منزلت زیادہ ہو اس کے نام بھی زیادہ ہوتے ہیں۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان میں الگ نام، زمین میں الگ نام، مختلف مخلوقات میں الگ الگ نام، پچھلی امتوں میں الگ نام عطا کیے گئے۔

(عارضۃ الاحوذی فی شرح الترمذي)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کتنے ہیں اس حوالے سے مختلف اقوال ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ جس طرح اللہ پاک کے مشہور نام 99 ہیں اسی طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی تعداد بھی 99 ہے۔

حافظ ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے نهاية السول في خصائص الرسول میں 300 نام ذکر کیے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے الریاض الانیقہ میں 340 سے زیادہ بیان کیے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے الاسماء فیما سیدنا لمحمد من الاسماء میں 820 نام تحریر فرمائے۔

امام صالحی نے سبل الھدیٰ والرشاد میں 754 نام بیان کیے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عَلَم ذات 2 ہیں محمد اور احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اسکے علاوہ صفاتی نام ہیں۔۔۔۔

علامہ احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے 500 اور سیرت شامی میں 300 نام ذکر کیے گئے اور میں نے 600 اور ملائے تو کل 1400 ہوگئے اور اس پر حصر نہیں یعنی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اتنے ہی ہیں۔کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ جس نے جتنی تحقیق کی ان کو اتنے نام ملے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف میں لکھتے ہیں: اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے 30 ناموں کے ساتھ خاص فرمایا۔

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مواھب میں اس کی تعداد 70 بیان کی۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے الاستغاثة الكبري باسماء الله الحسني میں 81 نام ذکر کیے۔

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم"

اس نام کا مطلب ہے "وہ ذات جس کی بار بار تعریف کی جائے۔"

اللہ پاک سورۃ الم نشرح کی آیت نمبر 4 میں فرماتا ہے:

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

ترجمہ: ہم نے آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو بلند کردیا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ پاک کے ذکر کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جاتا ہے اور اللہ پاک نے اذان میں،اقامت میں ،نماز میں، تشہد میں، خطبے میں اور کثیر مقامات پر اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،سرکارمدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں دریافت فرمایا تو اُنہوں نے عرض کی:اللہ پاک فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے ترا ذِکر ہے اُونچا تیرا

(تفسیر صراط الجنان)

جن اوصاف کی بنیاد پر کسی کی تعریف کی جاتی ہے وہ تمام اوصاف بدرجہ اتم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے۔

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن کر فرشتے لذت محسوس کرتے ہیں؛ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:" میں جنّت کے دروازے پر پہنچوں گا تو خازن جنّت مجھ سے پوچھے گا، آپ کون ہیں ؟ میں ارشاد فرماؤں گا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ عرض کریں گے مجھے یہی حکم دِیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے جنّت کا دروازہ نہ کھولوں۔

(مسلم شریف)

علامہ عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ یہاں ایک سوال قائم کرتے ہیں کہ خازن جنت اندر سے باہر کا منظر دیکھ رہے ہوں گے اور وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے بھی ہیں تو پھر کیوں پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ خود ہی جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فرشتوں کو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن کر لذت محسوس ہوتی ہے اسی لئے خازن جنت حضرت رضوان علیہ السلام نے چاہا کہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان مبارک سے سنا جائے تاکہ اس کی مٹھاس سے میں لطف حاصل کروں۔

(فیض القدیر)

نام محمد رکھنے کے فضائل

جس کے یہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔

(کنز العمال)

اللہ پاک نے فرمایا: ”مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جس کا نام تمھارے نام پر ہو گا، اسے عذاب نہ دوں گا۔

(کشف الخفاء)

جس نے میرے نام سے برکت کی امید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا قیامت تک صبح و شام اس پر برکت نازل ہوتی رہے گی۔

(کنز العمال)

نام محمد کے بارے میں دلچسپ معلومات

اس نام پاک کو اللہ تعالی کے نام یعنی لفظ اللہ سے بہت مناسبت ہے اللہ میں حرف چار،چاروں حرف نقطوں سے خالی ہیں،ان میں ایک شدّ،دو حرکتیں،ایک سکونْ ہے، اسی طرح لفظ محمد چار حرف،چاروں حرف نقطوں سے خالی،ایک شد،دو حرکتیں ایک سکون۔

"اللہ" بولنے سے دونوں ہونٹ جدا ہو جاتے ہیں لفظ "محمد" کہتے ہیں تو دونوں مل جاتے ہیں، کہ وہ مخلوق کو خالق سے ملانے ہی تو آئے ہیں،

اگر ان کا واسطہ نہ ہو تو مخلوق خالق سے بہت دور رہے۔

لفظ محمد دلالت میں حرفوں کا حاجت مند نہیں، اگر شروع کی میم الگ ہو جائے تو رہتا ہے حمد، ح بھی ہٹ جائے تو رہ گیا مدّ یعنی کھینچنا، مخلوق کو کھینچ کر خالق کی بارگاہ میں پہنچاتے ہیں، اگر دوسری میم بھی نہ رہے تو رہ گیا دال یعنی رہبر و رہنما۔

سب کے نام ان کے ماں باپ رکھتے ہیں، لقب قوم دیتی ہے، و خطاب حکومت سے ملتا ہے مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام، لقب وخطاب سب رب تعالی کی طرف سے ہیں کہ عبد المطلب (رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرشتے کی بشارت سے یہ نام رکھا۔

(تفسیر نعیمی)

"احمد صلی اللہ علیہ وسلم"

احمد بھی حمد سے نکلا ہے اور اس میں بھی تعریف والا معنی پایا جاتا ہے،

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مختلف معانی بیان کیے ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کی سب سے زیادہ اور سب سے اچھی تعریف بیان کرنے والے ہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد ہے۔

مخلوق میں جس جس کی تعریف کی جاتی ہے ان سب سے بڑھ کر اور سب سے اچھی تعریف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی گئی اور کی جاتی رہے گی۔

قیامت کے دن لواء الحمد یعنی حمد کا جھنڈا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوگا اس مناسبت سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد ہے

(شفا شریف)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے کلام میں لکھتے ہیں

سارے اچھوں میں اچھا سمجھیے جسے

ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

(حدائق بخشش)

ویسے تو ہر نبی نے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوش خبری سنائی، عیسی علیہ السلام نے بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت نام

احمد کے ذریعے سے دی، چنانچہ اللہ پاک نے آپ کے اس قول کو قرآن پاک میں بیان فرمایا:

وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ

(عیسیٰ بن مریم نے فرمایا)اوراس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے

(سورۃ الصف آیت 6)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" مجھے وہ دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا،صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا؛ وہ کیا ہے؟(ان میں ایک) میرا نام احمد رکھا گیا۔

(مسند احمد)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں بھی کسی کا نام احمد نہیں تھا۔

(الریاض الانیقہ)

حضرت موسی علیہ السلام ہے جب توریت میں آخری امت کا تذکرہ پڑھا تو عرض کی یا اللہ پاک اسے میری امت بنادے، اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:" یہ امت احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

(دلائل النبوۃ)

اُحَیَد/اُحِید/احاد ﷺ

علماء نے یاء پر دونوں اعراب پڑھے ہیں،اس کا مطلب ہے کسی کوکسی چیز سے دور کرنااور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نام اس لئے عطا کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو جہنم سے دور کرنے والے ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" میرا نام قرآن میں محمد ہے انجیل میں احمد ہے اور تورات میں احید ، میرا نام احید اس لئے ہوا کہ میں اپنی امت سے آتش جہنم دور فرماتا ہوں۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر)

بعض علماء نے فرمایا کہ توارات میں اصل احد تھا مگر اہل کتاب اس طرح پڑھتے کہ وہ اُحاد لگتا، مگر دونوں کا معنی ایک ہی ہے یعنی یکتا۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس نام کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ خاتم النبیین ہونے میں واحد ہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نام ہوا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کے سردار ہونے میں واحد و یکتا ہیں۔

(الریاض الانیقہ)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو اپنے شعر میں یوں بیان کرتے ہیں

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کردیا

خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے (حدائق بخشش)

الباطن ﷺ

یہ اللہ پاک کے ان ناموں میں سے ہے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عطا کیا گیا، جب یہ اللہ پاک کے لئے بولا جائے گا تو مطلب ہوگا وہ ذات جس کی حقیقت کو جاننا مخلوق کی طاقت سے باہر ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جب یہ بولا جائے تو اس کا معنی بیان کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شان و عظمت عطا کی گئی اس کی انتہا کو سمجھنے سے مخلوق کی عقلیں عاجز ہیں۔

(الریاض الانیقہ)

اللہ پاک سورۃ الکھف میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا(۱۰۹)

تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو جاتا تو ضرور سمندر ختم ہو جاتا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوتیں، اگرچہ ہم اس کی مدد کیلئے اُسی سمندر جیسا اور لے آتے۔ (پارہ 16، سورۃ الکھف، آیت 109)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہاں رب کے کلمات سے مراد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات ہیں۔

(مدارج النبوۃ)

امام شرف الدین بوصیری صاحب قصیدہ بردہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

أَعْيَا الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

آپ کی حقیقت کی سمجھ نے مخلوق کو عاجز کردیا

تو دورونزدیک میں کوئی ایسا نظر نہیں آتا جو آپ کی حقیقت کو سمجھنے سے عاجز نہ ہو۔

(قصیدہ بردہ)

اللہ پاک سورۃ الضحی میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (۴)

اور بیشک آپ کی ہر آنے والی گھڑی پچھلی گھڑی سے بہتر ہے۔

مفسرین نے اس آیت کے ایک معنی یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے اَحوال آپ کے لئے گزشتہ سے بہتر ہیں گویا کہ اللہ پاک کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ہر آنے والی گھڑی میں آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

(صراط الجنان)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو اپنے شعر میں یوں بیان کرتے ہیں:

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری

حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے (حدائق بخشش)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لم يظهر الله تمام حسنه رفقالنا

اللہ پاک نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا مکمل حسن ہم پر ظاہر نہیں فرمایا ہم پر مہربانی کرتے ہوئے یعنی مخلوق کی طاقت سے باہر ہے کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مکمل حسن دیکھ سکے۔

(تفسیر قرطبی)

الاجود ﷺ

اس نام کا معنیٰ ہے سخاوت کرنے والے،عطا فرمانے والے،

علماء فرماتے ہیں کہ اجود وہ ذات ہے جو کسی کو وہ عطا کرے جو اس کے لائق ہو اور دینے میں کسی چیز کی غرض نہ ہو

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمھیں سب سے بڑھ کر عطا کرنے والے کے بارے میں نہ بتاؤں؟فرمایا: اللہ پاک اجود ہے،اور اولاد آدم میں سب سے بڑھ کر میں عطا کرنے والا ہوں۔

(الترغیب و الترہیب)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخاوت فرمانے والے تھے۔

(شمائل ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام سے بڑھ کر ہر بھلائی کے سخی داتا تھے اور آپ رمضان میں تو بہت ہی سخاوت فرماتے تھے ہر رات جبریل امین آپ سے ملتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبریل پر قرآن پیش فرماتے تھے تو جب آپ سے جبریل ملتے تب آپ بھیجی ہوئی تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی بالخیر ہوتے تھے۔

(بخاری، مسلم)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:
ہمیشہ ہی مال کی، اعمال کی ، علم کی، ہر رحمت الہیہ کی سخاوت کرتے تھے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سی سخاوت آج تک نہ کسی نے کی نہ کوئی کرسکتا ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی صفت جواد کے مظہر اتم ہیں۔

(مرآۃ المناجیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دست سوال پھیلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اتنی بکریاں عطا فرمائیں کہ ان سے دو پہاڑوں کے درمیان کی وسیع وادی بھر گئی۔ جب وہ شخص لوٹ کر اپنے قبیلے میں گیا تو لوگوں سے کہا: اے میری قوم کے لوگوں! اسلام لے آؤ۔ کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اتنا زیادہ نوازتے ہیں کہ غریبی اور مفلسی کا اندیشہ بھی نہیں رہتا ہے۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: کبھی ایسا نہ ہوا کہ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا ، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے " نہیں " فرمایا ہو۔

(مسلم)

اسی حدیث پاک کو اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرماتے ہیں:

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

نہیں، سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا (حدائق بخشش)

الآخذ ﷺ بالحجزات

اس نام کا مطلب امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کمر سے پکڑنے والے

(الریاض الانیقۃ)

اس کا مطلب حدیث پاک سے مزید واضح ہوتا ہے:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی جب آگ نے ارد گرد کو چمکا دیا تو پتنگے اس میں گرنے لگے اور میں انہیں روکنے لگا۔۔۔۔ چنانچہ میں تمہاری کمر پکڑ کر آگ سے بچاتا ہوں اور تم اس میں گرے جاتے ہو۔

(بخاری، مسلم)

امام طبرانی حدیث پاک نقل کرتے ہیں: میں تم کو کمر سے پکڑنے والا ہوں تو تم جہنم سے بچو۔

(معجم اوسط)

الراضی ﷺ

اس نام کا مطلب ہے راضی ہونے والا

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس نام کو اپنی کتاب میں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب قدیر سے راضی ہونے والے ہیں (الریاض الانیقۃ)

ہر چیز اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت کتنی بلند ہے کہ اللہ پاک اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کا ارادہ فرماتا ہے۔

اللہ پاک سورۃ الضحیٰ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (۵)

اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

اللہ پاک نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی اُمت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کے قلب مبارک کو رنجیدہ نہ ہونے دیں گے۔

مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آیت کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ پاک وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں۔

(ملخصا: صراط الجنان)

اللہ کریم سورۃ طٰہٰ میں فرماتا ہے:

وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَ مِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى(۱۳۰)

اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے رہو اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور دن کے کناروں پر (بھی اللہ کی) پاکی بیان کرو، اس امید پر کہ تم راضی ہو جاؤ۔

اے حبیب! صلی اللہ علیہ وسلم، آپ ان اوقات میں اس امید پر اللہ پاک کی تسبیح بیان کرتے رہیں کہ آپ اللہ پاک کے فضل و عطا اور اس کے انعام و اکرام سے راضی ہوں، آپ کو امت کے حق میں شفیع بنا کر آپ کی شفاعت قبول فرمائے اور آپ کو راضی کرے۔

(صراط الجنان)

اللہ پاک سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا

ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف باربار اٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا بہت پسند ہے اور اللہ پاک اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کو پورا فرماتا ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے قبلہ تبدیل فرمایا اور اس آیت میں یوں نہیں فرمایا کہ ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں میری رضا ہے بلکہ یوں ارشاد فرمایا:

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا

تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں مَا اُرٰي رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ

میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کو دیکھتی ہوں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔

حدیث روز محشر میں ہے، رب قدیر اولین وآخرین کو جمع کرکے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائے گا: كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِيْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ

یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب! میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔

(صراط الجنان)

اسی بات کو اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے شعر میں بڑے پیارے انداز میں بیان فرماتے ہیں: خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم

خدا چاہتا ہے رضائے محمد (حدائق بخشش)

الاکرم ﷺ

اس کا معنی ہے بہت زیادہ عزت والے/سب سے زیادہ لائق تعظیم

احادیث مبارکہ میں ہے:

میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں

(دارمی)

میں سارے اگلے پچھلوں میں اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا ہوں فخریہ نہیں کہتا۔

(ترمذی)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس کی وجہ یہ ہے اللہ پاک نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسا عزت والا کوئی پیدا ہی نہیں کیا، حضور نے جس پر نگاہ کرم کردیں وہ عزت والا ہوجاوے، خدا تعالٰی کے بعد حضور ہی عزت والے ہیں۔

(مرآۃ المناجیح)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ پاک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شرف عطا فرمایا کہ قرآن مجید میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر، کلام، بقا، چہرے وغیرہ کی قسم یاد فرمائی۔

(ملخصا: الریاض الانیقۃ)

اللہ پاک سورۃ الحِجر کی آیت 72 میں فرماتا ہے:

لَعَمْرُكَ

اے حبیب! تمہاری جان کی قسم

اس آیت میں اللہ پاک نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرمایا، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کی مخلوق میں سے کوئی جان بارگاہ الٰہی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان پاک کی طرح عزت و حرمت نہیں رکھتی اور اللہ پاک نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے سوا کسی کی عمر اور زندگی کی قسم نہیں فرمائی یہ مرتبہ صرف حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہے۔

(مختصرا:صراط الجنان)

اللہ پاک سورۃ الزخرف کی آیت 88 میں فرماتا ہے:

وَ قِیْلِهٖ

رسول کے اس کہنے کی قسم

اس آیت میں اللہ پاک نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کی قسم یاد فرمائی،اس میں حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اِکرام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا و اِلتجا کی تعظیم کا اظہار ہے۔

(صراط الجنان)

سورۃ البلد کی پہلی اور دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲)

مجھے اِس شہر کی قسم، جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

اس آیت میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی تعظیم اور تکریم کا بیان ہے۔

(صراط الجنان)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ ان قسموں کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی انتہائی تعظیم اور شرف قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کِسی کو ملے نہ کسی کو ملا

کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا تِرے شہر و کلام و بقا کی قسم

(حدائق بخشش)

الحاتم ﷺ

اس کامطلب ہے تمام انبیاء میں حُسن و جمال اور سیرت کے اعتبار سے ارفع و اعلی

احادیث مبارکہ میں ہے:

اللہ پاک نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو حسین و جمیل بنایا اور پیاری آواز عطا فرمائی، ان تمام سے بڑھ کر مجھے حسین بنایا اور مجھے ان سب سے زیادہ پیاری آواز عطا فرمائی۔

(ترمذی)

علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدے میں لکھتے ہیں:

فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وفِي خُلُقٍ

وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ

اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اخلاق اور سیرت کے اعتبار سے تمام نبیوں پر فوقیت عطا فرمائی، ان میں کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور شرف کے قریب نہیں ہو سکتا۔

(قصیدہ بردہ)

یقیناً ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰ علیہ السلام راز کی بات کرنے والے ہیں واقعی وہ ایسے ہی ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی روح اور کلمہ وہ ایسے ہی ہیں، آدم علیہ السلام کو اللہ نے چن لیا واقعی وہ ایسے ہی

ہیں مگر خیال رکھو کہ میں اللہ کا محبوب ہوں فخریہ نہیں کہتا۔۔۔الخ

(دارمی)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

میں ان تمام مذکورہ صفات کا جامع ہوں کیونکہ اللہ کا حبیب ہوں،میں خلیل بھی ہوں،کلیم بھی،مشرف بھی ہوں اس کے ساتھ حبیب بھی ہوں۔

(مرآۃ المناجیح)

نوٹ: نبی ہونے میں تمام انبیاء برابر ہیں البتہ اللہ پاک نے بعض کو دیگر کے مقابلے میں زیادہ فضائل و کمالات عطا فرمائے اور سب سے بڑھ کر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف عطا فرمایا، لہذا کسی نبی کی شان میں ادنی گستاخی کرنے والا اسلام سے خارج ہوجائے گا۔

الحامد ﷺ

اس کا لفظی مطلب تو ہے تعریف کرنے والا، یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی ایسی حمد بیان کرنے والے جو اس کے لائق ہو اور کسی نے ایسی تعریف بیان نہ کی ہو

اس کی تائید حدیث پاک سے ہوتی ہے: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
پھر میں چلوں گا تو عرش کے نیچے پہنچوں گا پھر اپنے رب کے حضور سجدہ میں گروں گا پھر اللہ مجھ پر اپنی وہ حمد وہ اچھی ثنائیں کھولے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر نہ کھولی تھیں۔

(بخاری، مسلم)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں:
اس دن جیسی حمد اپنے رب کی میں کروں گا ایسی حمد مخلوق الٰہی میں کسی نے نہیں کی ہوگی یہ حمد مجھے میرا رب بطور الہام سکھائے گا۔

(مرآۃ المناجیح)

سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنھا کو خواب میں بیان کیا گیا کہ: تمہارے بطن (پیٹ) میں مخلوق میں سے افضل اور تمام جہانوں کے سردار ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ توارت میں ان کا نام حامد ہے۔

(سبل الھدی و الرشاد)

المصطفی ﷺ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور ناموں میں سے ایک المصطفی بھی ہے، اس کا لفظی معنی تو ہے چنا ہوا، مُنتخب (selected)،اس سے مراد وہ ذات جس کو تمام مخلوقات میں سے منتخب کیا گیا ہو۔

حدیث پاک میں ہے:

(اللہ پاک نے) مجھ کو بنی ہاشم میں سے چنا۔۔۔الخ

(مسلم)

جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا: میں نے زمین کے مشارق و مغارب کو چھان مارا، میں نے کسی کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نہیں پایا۔

(ابن عساکر)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کو اپنے شعر میں یوں بیان کرتے ہیں:

یہی بولے سِدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے

سبھی میں نے چھان ڈالے ترِے پایہ کا نہ پایا

تجھے یک نے یک بنایا

(حدائق بخشش)

الغنی ﷺ

اللہ پاک کے ناموں میں سے بھی ایک نام الغنی ہے اس وقت اس کا مطلب ہو گا وہ ذات جو کسی کی محتاج نہیں سب اس کے محتاج ہیں،اور جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال ہو گا تو معنی ہو گا وہ ذات جو اللہ پاک کے علاوہ کسی کی محتاج نہیں

اللہ پاک سورۃ الضحی میں فرماتا ہے:

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى(۸)

اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا۔

اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت مند پایا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا کے مال (پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مال) اور پھر غنیمت کے مال کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غنی کر دیا۔

دوسری تفسیر یہ ہے کہ اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت مند پایا تو قناعت کی دولت عطا فرما کر غنی کر دیا۔

(صراط الجنان)

الطَیِّب ﷺ

اس کا مطلب ہے پاکیزہ اور خوشبودار

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ہر ایک خوشبو خواہ مشک ہو یا عنبر سونگھی ہے لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ کوئی خوشبودار نہ تھی۔

(بخاری)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو یوں محسوس کی جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی اُسے عطر والے کی ڈبیہ سے نکالا ہو۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کسی بھی راستے پر تشریف لے گئے جس میں کوئی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تلاش کرتا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پسینہ مبارک کی خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ اس راستے پر تشریف لے گئے ہیں۔ (دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر پسینے کے قطرے خوبصورت موتیوں کی طرح دکھائی دیتے اور اس کی خوشبو عمدہ کستوری سے بڑھ کر تھی۔

(سبل الھدی والرشاد)

المُجِیر صلی اللہ علیہ وسلم

اس کا لفظی معنیٰ ہے پناہ عطا فرمانے والے، جہنم سے بچانے والے۔

علامہ شامی صالحی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے بھی پناہ طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دامن میں جگہ دی، اور جس نے بھی آپ علیہ الصلوۃ والسلام سے مدد مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مدد فرمائی۔ (سبل الھدی و الرشاد)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں

ممکن نہیں کہ خیرِ بشَر کو خبر نہ ہو

(حدائق بخشش)

صحابہ کرام علیہم الرضوان جنگ کے موقع پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں آتے تھے؛ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : جب لڑائی خوب گرم ہوجاتی اور جنگ شدت اختیار کرجاتی تو ہم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو تلاش کرکے آپ کے پہلو میں آکر اپنا بچاؤ کرتے۔ (مدارج النبوۃ)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو آگ سے بچانے والے ہیں۔

(الریاض الانیقۃ)

الحاکم ﷺ

اس نام کا مطلب ہے فیصلہ فرمانے والے،اس نام کا تذکرہ قرآن پاک میں بھی موجود ہے،اللہ پاک سورۃ النساء میں فرماتا ہے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (٦٥)

تو اے حبیب! تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اوراچھی طرح دل سے مان لیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو تسلیم کرنا فرضِ قطعی ہے،جو شخص تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم نہیں کرتا وہ کافر ہے،ایمان کا مدار ہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو تسلیم کرنے پر ہے۔

(صراط الجنان)

سورۃ النساء ہی میں فرمایا:

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ۔۔۔الآیہ

اے حبیب!بیشک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری تاکہ تم لوگوں میں اس (حق)کے ساتھ فیصلہ کرو

یہاں بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حاکم قرار دیا گیا۔

المبارک ﷺ

اس کا مطلب ہے جس کو برکت دی گئی۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، مبارک وہ ذات ہے جس میں بھلائی کی تمام اقسام جمع ہوجائیں۔

(الریاض الانیقۃ)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

صلي الاالله ومن يحف بعرشه والطيبون علي المبارك احمد

اللہ پاک اوروہ فرشتے جو عرش کے آس پاس ہیں وہ اس مبارک ہستی احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

کتنے ہی واقعات ہیں جس میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی برکت سے کھانے، پانی، دودھ وغیرہ میں برکت ہوگئی۔

چنانچہ ام معبد رضی اللہ عنھا کہتی ہیں : جس بکری کے تھنوں کو نبیوں کے سردار، دوجہاں کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے مَس(Touch) کیا تھا، وہ عرصہ دراز تک ہمارے پاس رہی حتی کہ 18 ہجری میں حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب قحط پڑ گیا اور خشک سالی کی کوئی حد نہ رہی تو ہم صبح و شام اس بکری کا دودھ دوہتے رہے۔

(طبقات ابن سعد)

غزوہ خندق کے موقع پر جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور چند صحابہ علیھم الرضوان کی دعوت کی تو گوندھا ہوا آٹا اور گوشت چند افراد کے لئے تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہزار افراد کے لئے کافی ہوگیا اور اس میں کوئی کمی بھی واقع نہیں ہوئی۔

(ملخصا: بخاری)

العظیم ﷺ

اس کا معنی ہے عظمت والی ہستی، علماء فرماتے ہیں کسی چیز کی عظمت کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیز اپنی ذات میں کامل ہو اور دوسروں سے مستغنی ہو۔

(سبل الھدی و الرشاد)

قاضی عیاض نقل فرماتے ہیں:

عنقریب ایک عظیم امت کے لئے عظیم ہستی پیدا ہو گی۔ (شفا شریف)

اللہ پاک نے قرآن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو عظیم فرمایا، چنانچہ سورۃ القلم میں ہے:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ (۴)

اور بیشک تم یقینا عظیم اخلاق پر ہو۔ (پارہ 29، سورۃ القلم)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عظیم اللہ پاک نے تورات میں بیان فرمایا۔

(الریاض الانیقہ)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

تِرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

(حدائق بخشش)

العَفُو صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کا مطلب ہے وہ ذات جو کثرت سے کسی کی غلطیوں کو معاف کرنے والی ہو۔

(سبل الھدی و الرشاد)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے لوگوں کی غلطیوں سے درگزر فرمانے والے تھے۔

حضرت حسان بن. ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عفوٌعن الزلات یقبل عذرھم

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے لوگوں کی لغزشوں کو معاف فرمانے والے، لوگوں کی معذرتوں کو قبول فرمانے والے ہیں۔

جنگ احد میں کفار نے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کو شدید تکلیف پہنچائی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر و عفو کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا

"اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے اس لئے کہ وہ مجھے جانتے نہیں"

لیکن یہ صبر و عفو اپنی ذات شریف کے معاملے میں تھا لیکن جب کفار نے غزوہ احزاب میں نماز سے روک دیا تو ان کے خلاف دعا کی "یااللہ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے"۔

(مدارج النبوۃ)

الفاتح ﷺ

اس کے کئی معنی علما نے بیان کیے ہیں؛ مدد کرنے والے، حاکم، ہدایت دینے والے،بند چیز کھولنے والے۔

احادیث مبارکہ میں اس نام کا تذکرہ موجود ہے:

اللہ پاک نے مجھے فاتح اور خاتم بنایا۔ (مجمع الزوائد)

اللہ پاک نے مجھے فاتح اور خاتم بنا کر مبعوث فرمایا۔ (مصنف عبد الرزاق)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت پر علم کے دروزاوں کو کھول دیا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاتح کہا گیا۔ (سبل الھدی و الرشاد)

اس نام کا ایک معنی ہے شروع کرنے والے،آغاز فرمانے والے،اس نام کی علماء نے چند وجوہات بیان فرمائی ہیں:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس امت کی ہدایت کا آغاز فرمایا۔

قیامت میں رب تعالی سے کلام شروع فرمانے والے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رسولوں کا آغاز فرمایا یعنی سب ولادت کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے رسول ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کا آغاز فرمانے والے ہوں گے۔

(سبل الھدی و الرشاد)

المحمود ﷺ

اس نام کا مطلب ہے جس کی تعریف کی گئی ہو۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ ذات جو کثیر خوبیاں ہونے کی وجہ سے لائق تعریف ہو۔

(شفا شریف)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فاصبح محمودا الی اللہ راجعا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم محمود اور رب تعالی بارگاہ میں رجوع فرمانے والے ہیں۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نام اللہ پاک نے توریت میں ذکر کیا ہے۔

(شفا شریف)

المُرتَجىٰ ﷺ

اس کا معنی ہے وہ ذات جس سے امید رکھی جائے۔

چونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات سے لوگ اپنی پریشانیوں کو دور کرنے اور مصیبتوں سے نجات کے لئے امیدیں رکھتے ہیں،ان میں سب سے بڑھ کر قیامت کی مصیبت سے نجات کی امید ہے۔

(الریاض الانیقۃ)

فرمان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم:ہر نبی کو ایک دعا ایسی دی جاتی ہے جو بہر صورت قبول ہوتی ہے، میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے باقی رکھا ہے۔

(بخاری/مسلم)

بعض علماء نے اس کو مُرتَجِی پڑھا ہے یعنی امید رکھنے والے۔اب مراد ہوگی اپنے رب سے اپنی امت کے حق میں شفاعت کی قبولیت کی امید رکھنے والے۔

(سبل الھدی و الرشاد)

(دیگر انبیاء کے پاس سے واپسی کے بعد)اب لوگ پھرتے پھراتے،ٹھوکریں کھاتے، روتے چلاتے،دہائی دیتے حاضر بارگاہ بے کس پناہ ہوکرعرض کریں گے:اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اے اللہ کے نبی!حضور کے ہاتھ پراللہ عزوجل نے فتح باب رکھا ہے،آج حضور مطمئن ہیں،اِن کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے:حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں!اور کس حال کو

پہنچے! حضور بارگاہ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔ جواب میں ارشاد فرمائیں گے: (أَنَا لَهَا) میں اس کام کے لیے ہوں (أَنَا صَاحِبُكُمْ) میں بھی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے، یہ فرما کر بارگاہ عزت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے۔۔۔۔۔الحدیث

(بخاری)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

خلیل و نجی ، مسیح و صَفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی

یہ بے خبری کہ خَلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

(حدائق بخشش)

المُتَوَکِّل ﷺ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نام توارت میں ہے۔

حدیث پاک ہے: میں نے توارات میں تمہارا نام المتوکل رکھا ہے۔

(بخاری)

اللہ پاک نے قرآن میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو توکل کی تعلیم ارشاد فرمائی، چنانچہ سورۃ الرعد میں ہے:

قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ مَتَابِ (۳۰)

تم فرماؤ:وہ میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے توکل کے کثیر واقعات کتابوں میں موجود ہیں، ایک اعلی مثال یہ ہے کہ غار ثور میں جب کفار قریب آگئے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پریشانی لاحق ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ غم نہ کرو، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے

(سورۃ التوبہ، آیت 40)